زن وشوہر کے حقوق

تحریر:

حجۃ الاسلام والمسلمین جناب آقائی شیخ محمد اسماعیل رجبی طاب ثراہ

ترجمہ:

دانشمند جناب آقائی سید غلام حسنین کراروی طاب ثراہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مشخصات کتاب

نام کتاب	:	زن و شوہر کے حقوق
تحریر	:	حجۃ الاسلام و المسلمین جناب آقائی شیخ محمد اسماعیل رجبی طاب ثراہ
ترجمہ	:	جناب آقائی سید غلام حسنین کراروی طاب ثراہ
ناشر	:	الزہراء پبلشنگ کمپنی
سن اشاعت	:	۲۷/رجب المرجب ۱۴۳۳ھ، ۱۸/جون ۲۰۱۲ء
قیمت	:	۵۰/= روپیہ

فہرست

اسلام کو بہتر پہچانیے ۵

ازدواج (شادی) کے لئے اسلام کی ترغیب ۷

بیوی اور شوہر کی محبت ۱۲

بیوی اور شوہر پر ایک دوسرے کے حقوق ۲۳

عورت کے حقوق شوہر پر ۲۳

اپنی بیویوں کی مدد کرنے والے مردوں کا ثواب ۲۶

گھر والوں سے بد خلقی کا نتیجہ ۳۱

شوہر کے حقوق بیویوں پر ۳۱

اِن چند حدیثوں پر توجہ فرمائیں ۳۲

شوہر کی اطاعت کی حد ۳۳

شوہر کو پانی پلانے کا ثواب ۳۴

عورت کا جہاد.........................۳۴
زبان سے شوہر کو اذیت دینا ۳۶
اولاد سے محبت ۳۷
اہم اور ضروری.............................۳۹
بچوں کو نہ مارو.............................۴۰
اولاد کے حقوق.............................. ۴۱
کچھ اخلاقی قوانین و احکام.....................۴۲
اے پختہ عقیدہ رکھنے والی بی بیوں خدا اور قیامت کے واسطے اِن چند حدیثوں کو غور سے پڑھو ۴۴
شب معراج پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا دیکھا؟ ۴۵
اجتہاد و تقلید ۵۱
اجتہاد.. ۵۱
شرائط اجتہاد.................................... ۵۱
تقلید...۵۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السّلام علی المہدی علیہ السلام....

اسلام کو بہتر پہچانیے

دین اسلام کی تعلیمات میں جگہ جگہ علم و معرفت کی دعوت دی گئی ہے۔ قدم قدم پر مسائل کو سمجھنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ تاکہ اسلام قبول کرنے والا اسلام کی تعلیمات سے باقاعدہ واقف ہو اور اس کا دین آباء واجداد کی تقلید کا نتیجہ نہ ہو۔

یہ ایک جانی پہچانی حقیقت ہے کہ کسی کو بہکانے کے لئے ہمیشہ اس کی کمزوریوں سے استفادہ کیا جاتا ہے کیونکہ جب انسان کسی چیز سے واقف ہی نہیں ہے تو اس کے بارے میں جو بھی معلومات بہم پہونچائی جئے گی وہ اسی کو حقیقت سمجھے گا اور انھیں معلومات پر کوئی فیصلہ کرے گا۔

دشمنانِ اسلام نے مسلمانوں کو دین اسلام سے دور کرنے کے لئے مسلمانوں کی اس کمزوری سے خوب خوب فائدہ اٹھایا اور جیسا انھوں نے چاہا اس طرح دین اسلام کو روشناس کرایا اور اسلام کی ایسی مسخ شدہ تصویر مسلمانوں کے سامنے پیش کی اور مسلمانوں کو اسلام سے بدظن کردیا۔ کبھی اسلام کے جزئی قوانین کا مذاق اڑایا گیا

اور کبھی قانونِ نکاح وطلاق پر اعتراضات کی بوچھار کی گئی۔

جو لوگ حقیقت سے واقف تھے اور جنھوں نے قرآن کریم اوراہل

کی رو میں اسلا تعلیمات کو انھوں نے ان اعتراضات کو دشمنان

اسلام کی جہا اوران کی دیر د سے کیا۔ان اسلام شنا ں نے اسلام کو

رت میں جب لو ں کے سامنے پیش کرنا شرو کیاتو حقیقت کے خود

د اسلام ہونے ۔وا دین اسلام کو بہتر سے بہتر ر سے سمجھنے کی

ضرورت آج ہے ا شا کبھی نہیں ۔

الزہرا پبلشنگ کمپنی نے یہ ارادہ کیا ہے کہ وہ روز مرہ کی ز گی کے مسائل

کے # اسلا تعلیمات کو " ! " ! رسالوں کی رت شا کرکے مسلمان

جوانوں اور نوجوانوں کو اسلا مسائل سے روشناس کرا $ گا۔

یہ رسا+ اس * کی ( ) ی ہے ' کو & الاسلام والمسلمین ا%ج

آقائی شیخ محمد اسماعیل رجبی مر , م دام . ا- لی نے تحریر فرمایا اور ادارہ 2 1م

آل محمد33 نے (مر 7 شا کیا ۔اس کی افادیت اور ا 6 کو پیش 5 ر 4

ہو $;/ : 9 م کی اجازت سے دوبارہ شا کر رہے 8۔

B ا ہے کہ A ری یہ کو @ بارگاہِ ? ت ولی < اروا = ا > اء میں ; ردِ

قبول وا C ہو گی۔

D ا ہرا پبلشنگ کمپنی، G F E ۱۷ ۳۴، H ۴۰۰۰۰۳

ازدواج (شادی) کے لئے اسلام کی ترغیب

شادی اسلام میں L ;/K ہ قرار دی گئی ہے کبھی کبھی J ا ا ب کی M پر واجب بھی ہو جا Q ہے۔ P ل کے ر پر O ا شادی نہ کرنا زنا یا اس N کے دوسرے U ہوں میں آلودہ ہو جانے کا با T S جا $ تو قرآن R ارشاد فرماتا ہے:

وَ اَنۡکِحُوا الۡاَیَامٰی مِنۡکُمۡ وَ الصّٰلِحِیۡنَ مِنۡ عِبَادِکُمۡ وَ اِمَآئِکُمۡ ؕ اِنۡ یَّکُوۡنُوۡا فُقَرَآءَ یُغۡنِہِمُ اللّٰہُ مِنۡ فَضۡلِہٖ ؕ وَ اللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ[1]

X میں سے W شادی شدہ عور V ، مرد، غلام اور Z Y شادی کر Y۔ O ا a ج 8 تو خداو _` ا ^] سے انھیں \ [ز اور M e دے گا۔ اور ا d تو c والا اور جا b والا ہے۔

انسان کی ز گی میں l ات و کا k بی کے لئے j i ، gh f اہم عوا q ، p o میں سے ہے۔ یہ gh اپنی n اور شدت کے m ا ر سے f ہی طا r رہوتا ہے اور عورت اور مرد دونوں ہی میں شد u ن t ا کر د s ہے۔ ان کے

---

[1] رہ نور، آیت ۳۲

Z
Gرے وجود میں شوق و X کی آگ Sد W ہے اور وہ دونوں Vا ئی |y¥اور X
کے سا اس بات کی کو @ میں ر 8 کہ ایک دوسرے کے و ل سے ~ {
ہوں اور شوق و کی اس کی ہوئی آگ کو ت اور شادکا سے ی
کرY۔

ا اءسے آج ،ہر میں،زن وشوہر کا اوران کے درkن j
ت ہمیشہ سے اور د ں کا ; رہے 8 اور ان کے
افرا ، اور ل 5 یات پیش جا رہے 8۔
کے واور J نِ اخلاق j روا اور ا کو انی
تصور کر تھے اور اسے ایک ¢ اور ¡ قرار دے کر ی سے اس ی
h \ کو ¥ کی کو @ کر آ $ تھے۔فرا¤ اور اس کے ووں کا£ر ان افراد
میں ہوتا ہے جنھوں نے j ¦ ن کے * میں ی شدت اور افرا سے کام§
ہے اور اس پر قانونی اور اخلاق » a ں کی ی سے © کی ہے۔اس ¨ سی
کتاب میں انھیں دونوں ° ¯ں کے 5 یات پر ® و © کرنا - دنہیں ¬
3 2 اسلا 5 یہ کو قدرے ± سے پیش کرنا ہے۔
وا¶ رہے کہ اµ ال کی راہ ا ´نے والوں میں ا · ء ¸ پیش پیش 5
آ 8۔ان ? ات نے º خدا سے ا ^ ا ^ میں جہاں ایک جا 1 لو ں
کو شادی½ہ کی ترغیب دی دوسری طر 2 ہر N کے لاابالی¼اور j « وی کے
خلا 2 Áذ بھی قاÀ کیا اور انسانی سماج کو اس کی ئ ہ کاریوں سے با¾ کیا۔

ر ل اکرم ﷺ نے اسلا تعلیمات میں Â کے ی h \ پر G ری
توجہ دی اور ا ^ ما b والوں کو ازدوا Ã ز گی اور j ا کی اس رو کوا ٗ نے
کی ترغیب د È رہے جو ت کے Ç ں کے ÅÆ ہو اور سا ہی انھیں Ä د
اور شادی نہ کرنے کے Í Ì ا Ë م سے آگاہ کر رہے۔ ÉÊ ایک ; Ï پر آ Î
ﷺ ارشاد فرما 8:

مَنْ أَحَبَّ فِطْرَتِي فَلْيَتَسَنَّ بِسُنَّتِي وَ مِنْ سُنَّتِيَ النِّكَاحُ[۱]

جو Ñ Ð ی ت سے | ر Ô ہو اسے چا Ó کہ وہ Ð ی L کی وی کرے اور Ð ی رو وراہ کوا ٗ $ اور Ð ی د ÖÕ ں میں سے ایک L نکاح ہے۔

ایک دوسرے ; C پر ر ل خدا ﷺ کا ارشاد ہوتا ہے:

Ð ی امت کے بہترین افراد وہ لوگ 8 جو نکاح کر 8 اور جنھوں نے ا ^ لئے بیویوں کا ا × ب کیا ہے اور امت کے بدترین افراد وہ لوگ 8 جنھوں نے ازدوا Ã ز گی سے O Ù کیا اور جو Ø د اور W شادی شدہ رہ کر ز گی Ú کر 8۔[۲]

اسلام نے مادی اور رو Ý نی بہتری اور Ü دی کی ß د j h بات کے ا Þ ل
اور اس کی سر áO ں کو à و ت کو پیش 5 ر 4 ہو $، اس طرح اس سے

۱ â رم الاخلاق
۲ ä ر o، ã ۲، å ۵۳۱

قانون è رو ç فرما $ 8 کہ æ سے عورت اور مرد دونوں ہی ایک دوسرے سے é ہو جائیں اور دونوں ê : Â قانونی حدود کا پاس و%{ ر 4 ہو $ ا ^ j ¦ ن کو ð جا ï Î ئیں اور ا í ì ام طرë ں سے دونوں ê : ò ں کو فائدہ اٹھانے سے روکا ہے جو طر ñ ی رو اور à کی راہ سے جدا اور ö ² ہوں۔ اس کے » وی کے مر ô کو قانون ó اور سر ÷ کا نام دے کر اسے õ j ایا ہے۔

فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ[۱]

پس جو Ñ اس حد سے آگے ھا وہ تجاوز کرنے والوں میں ہے۔ p

دلچسپ بات یہ ہے کہ قرآن کریم اور اسلا روایتوں میں شوہر اور بیوی کے باہمی ا ووابستگی اور عورتوں اور مردوں کے درk ان ت و روا پر مختلف نقطہ ہا $ 5 سے توجہ مبذول کی گئی ہے اور ہر ایک کے لئے ایک یا کچھ آیتیں اور حدیثیں وارد ہوئی 8۔ اس مقام پر اُن میں سے کچھ آیتیں اور روایتیں اختصار کو پیش 5 ر 4 ہو $ ½ن کر 8۔

بیوی اور شوہر کے ت کے وسیلے سے t ائش کا سلسلہ اور مرد و زن کے درk ان ا ووابستگی، نسل انسانی کی بقاء اور t ائش کا ایک ی اور طبیعی ذریعہ ہے۔

شادی کر کے دونوں کے ا وروا سے جو خا ان وجود میں آتا ہے، اور

---

۱ رہ ; منون، آیت ۷

جو اولاد t اہوئی ہے وہ پا o وپاکیزہ اور قانونی ہوا کرQ ہے اور سا Å نسل کے گذر جانے سے جو خلاء واC ہوتا ہے وہ نئی نسل سے پُر ہو جاتا ہے۔ نیز نو انسانی نابودی اور نسل منقطع ہونے کے خطرے سے محفو{ رہ جاQ ہے۔

قرآن R کا ارشاد O ا ہے:

نِسَآؤُكُمۡ حَرۡثٌ لَّكُمۡ فَاۡتُوۡا حَرۡثَكُمۡ اَنّٰى شِئۡتُمۡ ۱

تمہاری عور V تمہاری کھیتیاں 8 ۔ پس X اپنی اپنی کھیتیوں ' طرح چاہو آO۔

ایک دوسری آیت میں ارشاد ہوتا ہے:

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمۡ مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ اَزۡوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمۡ مِّنۡ اَزۡوَاجِكُمۡ بَنِيۡنَ وَحَفَدَةً ۲

اور d ا نے تمہیں میں سے تمہارے لئے جوڑا M یا اور تمہارے جوڑوں سے تمہارے لئے اولاد اور جگرپارے t ا ۔

ان دونوں آیتوں میں شادی کے مسئلے کو تولید نسل کے نقطۂ 5 سے مرکز توجہ M یا گیا ہے۔

(آیت میں مرد کے نطفہ کو ا اُ بیج سے تشبیہ دی گئی ہے جو اگنے کی

---

۱ رہ بقرہ، آیت ۲۲۳

۲ رہ النحل، آیت ۷۲

صلاحیت رÔ ہو اور عورت کے رحم (بچہ دانی) کو ایسی زمین سے تشبیہ دی گئی ہے ' میں بیج اگانے کی استعداد ; جو د ہو۔ دوسری آیت میں جعل تکو کی جا 1 اشارہ کیا گیاہے۔ خدا و ` _ نے اولاد کی t ائش کو عورتوں اور مردوں کی وابستگی اور ا کا نتیجہ کہہ کر پکاراہے۔

بیوی اور شوہر کی محبت

اO چہ عورت اور مرد کے j ا و سے j h بات سر د پڑ جا 8 ،ان کی ی ضرورت بر طر 2 ہو جاQ ہے، ان کے ا ر t اہونے والی u نی کیفیت کو سکون q جاتا ہے ان دونوں کے یہی ت، محبت والفت کے لطیف احساسات کے سا ملے جلے ہوں اور ان میں x کی حرارت بھی ہو تو ان کی ز گی میں بھی O و حرارت t اہو جاQ ہے جو f ہی ی ہوQ ہے۔ kں بیوی کے ت x و محبت سے پُر اور ے ہی میٹھے اور رسیلے ا از کے ہو جا 8 ۔ قرآن کریم نے عورتوں اور مردوں کی دوستی اور محبت کو اپنی خاص توجہ کا مرکز قرار دیا ہے اور ے 2 اور کھلے لفظوں میں اس کا ذکر ان لفظوں میں کیاہے:

وَمِنۡ اٰيٰتِهٖۤ اَنۡ خَلَقَ لَكُمۡ مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ اَزۡوَاجًا لِّتَسۡكُنُوۡۤا اِلَيۡهَا وَجَعَلَ بَيۡنَكُمۡ مَّوَدَّةً وَّرَحۡمَةً ؕ

خدا کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ خدا نے X ہی میں

---

۱ رہ الروم، آیت ۲۱

سے تمہارے لئے جوڑاMیا ہے تاکہ X ا ^ ی u ن کو تسکین دو۔ اس کے علZاوہ تمہاری ت میں محبت و دوستی اور ایک دوسرے سے |Y کے h بات t ا تاکہ X میں k ں بیوی کے ت کے سا سا الفت و محبت بھی ہو۔

زمانۂ بلوغ کے آ ہی j خواہش اور ¦ ن ا ^ G رے شباب پر آجاتا ہے اور نوZجوان لڑکوں اور لڑکیوں میں ایک دوسرے کے لئے n G ری قوت کے سا دباYکی رت اختیار کرلیتی ہے۔ ت کا یہ ا ھا اور \ شعور gh کسی بھی شکل اور کسی بھی Ý میں تسکین کا طالب ہوتا ہے۔ ' کی M پر اس بات کا â ا ن رہتا ہے کہ نوجوان ناپاکی اور \ عفتی کا شکار ہوجائیں۔ ا í ناز o ; C پر عقد دائمی یا ` رضی ہی ان کی اس ی خواہش کو G را کرنے کا بہترین وسیلہ ہے اور جوZ انھیں نہی اور فساد سے محفو{ رکھ سکتا ہے۔ اسی لئے دین مقدس اسلام کے راہنماY ں اور پیشواY ں نے ا ^ ما b والوں کو ازدواج اور اِس مقدس L کے اË م دینے کی ترغیب دی ہے۔

ر ل اکرم ﷺ کا ارشاد O ا ہے:

يَا مَعْشَرَ الشُّبَّانِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهُ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَ اَحْصَنُ لِلْفَرَجِ

اے نوجوانو! X لو ں میں سے جو Ñ بھی شادی کرنے کی قوت ر Ô ہے اسے یقیناً شادی کرنی چا Ó کیوں کہ شادی خود ایک

بہترین وسیلہ ہے جو آنکھوں کو آلودگی اور خیانت سے روکتی اور شرمگاہ کو \ عفتی اور U ہ سے محفو{ رکھتی ہے۔ ا

امام جعفر دق علیہ السلام کی روایت کے ÅÆ ایک دن ر ل خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے اور حمد و ثنا $ الٰہی کے õ فرمایا:

اے لو ! جبرئیل بارگاہ خداو ی سے Ð ے پاس آ $ اور کہا کہ لڑکیاں درختوں کے پھل کے مانند ہوQ 8 جو وقت پر توڑے نہ جائیں تو رج کی کرنیں انھیں سڑا دیتی 8 اور ہلکا سا ہوا کا جھونکا انھیں بکھیر دs ہے۔ اسی طرح لڑکیاں جب حد بلوغ کو پہونچ جاQ 8 تو دÖ بالغ عورتوں کی مانند ا ^ میں j gh اور ¦ ن کا احساس کرنے لگتی 8 اور اس کا علاج شوہر کے علاوہ کوئی دوسرا نہیں۔ O ان کی شادی نہیں ہوQ تو اخلاقی فساد سے قطعاً محفو{ نہیں کیوں کہ آخر وہ بھی تو انسان 8 اور انسان خطا اور لغز سے محفو{ نہیں ہوتا۔ ۲

قرآن شریف نے بیوی اور شوہر کے رشتہ کو عورت اور مرد کی عفت و آبرو کے سبب توجہ کا مرکز قرار د È ہو $ فرمایا ہے۔

---

۱ â رم الاخلاق

۲ فرو کافی، ج۵، ص۳۳۷

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۱

p وہ (بیویاں) تمہارے لئے لباس کی مانند 8 اور X ان کے لئے لباس کے مثل ہو۔

لباس عیبوں کو چھپاتا ہے اور شرم گاہ کی پردہ G کرتا ہے اور سا ہی f سے نا ; افق Ý لات اور بیماریوں کا سبب S جانے والی باتوں سے Á فظت اور بچا 0 کرتا ہے۔

ر ل اکرم ﷺ فرما 8 :

جو Ñ چاہتا ہو ا ^ رب سے پاکیزہ اور طیب و طاہر رہ کر ملے وہ ا ^ لئے قانونی شریک حیات کا ا × ب کر کے ا ^ لئے عفت و آبرو کے ا ا ب مہیا کر لے۔ ۲

z

خلاصہ یہ کہ پیشوایان اسلام نے ا ^ وں کو ایک طر 2 توزنا اور ہر N کے j انحرا 2 سے باز رکھنے کی کو @ کی تو دوسری جا 1 ازدواج اور شادی پر زیادہ سے زیادہ تاکید کر کے انھیں ازدوا Ã ز گی کی طر 2 ترغیب دلائی اور یہاں فرمایا کہ اسلا قانون کی 5 میں ازدواج بہترین L الٰہی ہے۔

ر ل خدا ﷺ نے فرمایا:

مَا بُنِيَ فِي الْإِسْلَامِ بِنَاءٌ أَحَبُّ إِلَى اللهِ عَزَّوَ جَلَّ وَ أَعَزُّ مِنَ

---

۱ رہ البقرہ، آیت ۱۸۷

۲ ä ، o ، ã ، ۴ ، å ۵۳۰

التَّزْوِیجِ.[1]

اسلام میں کسی بھی ایسی Þرت کی ßد نہیں رکھی گئی جو خدا $ متعال کے نزدیک00 ° ازدواج33 سے زیادہ محبوب اور پیاری ہو۔

ä رo الوسائل ہی میں روایت کی گئی ہے کہ جب کوئی نوجوان اپنی جوانی کے آغاز میں شادی کرتا ہے تو شیطان دہاڑY مار مار کر روتا ہے اور کہتا ہے: ”ہا $ افسوس! اس Ñ نے تو ا ^ دین کے ایک تہائی حصے کو محفو{ کر§۔ پھر پرہیز گاری سے باقی دو تہائی کی حفاظت کر لے گا۔

عکّا 2 نا ایک Ñ ر ل خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں Ýضر ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے ال کیا: کیا تیرے بیوی ہے؟

اس نے جواب دیا: اے خدا کے ر ل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

کیا تو ا ^ بدن کی سلامتی اور مالی حیثیت میں بہتری چاہتا ہے؟

اس نے کہا: یقیناً

? ت نے اسے شادی کرنے کے لئے رغبت دلائی اور ازدواج نہ کرنے سے خو 2 دلایا اور پھر فرمایا:

اے عکّا 2 ! تیرے Ýل پر افسوس ہے، ازدواج کر، ازدواج کر، کیوں کہ ابھی تیرا £ر خطا کاروں میں ہے۔ ازدواج کرو ورنہ

---

[1] ä رo: ã ،٢ å ١٣٥

U ہگاروں کی صف میں قرار پا $ گا۔ ازدواج کر ورنہ عیسائیوں کے راہبوں میں تیری گنتی ہو گی ازدواج کر ورنہ شیطانوں کے بھائیوں میں ہو جا $ گا۔(ä ر o، ã ۲، å ۵۳۱)

امام رضا علیہ السلام فرما 8 کہ

ایک عورت نے ? ت امام محمد باقر علیہ السلام سے ال کر ہو $ کہا کہ میں OO متبتلہ 33 ہوں۔

اُن ? ت علیہ السلام نے فرمایا OO تبتل 33 سے تیری مراد کیا ہے؟

اس نے جواب دیا: میں نے فیصلہ کر § ہے کہ ہرگز شادی نہ کروں گی۔

? ت نے فرمایا: آخر کس لئے؟

اس نے کہا: فضیلت و مراتب اور کمالات کے درجے پانے کے لئے۔

? ت باقر علیہ السلام نے فرمایا:

ا ^ اس فیصلے پر انصا 2 کی 5 ڈال۔ Ol شادی نہ کرنا کوئی فضیلت ہو Q تو ? ت زہرا علیہا السلام اس فضیلت کے پانے میں تجھ سے کہیں زیادہ لائق اور حقدار تھیں اور ایسا بھی نہیں ہے کہ کوئی بھی اُن خاتون محشر سے فضیلت میں آگے ھ جا $۔

ایک مر 7 کا وا Ï ہے کہ ر ل خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند صحابیوں نے نفس کے تزکیہ، روÝانی بلندی اور خوشنودی خدا کے حصول کے مقصد کے لئے عورتوں سے ا ،دن کا کھانا اور رات کا نا ا ^ اوپر حرام کر §۔ ام المومنین امّ سلمہ رضی اللہ عنہا ان کے فیصلے سے با¾

ہو گئیں اور آ آ نے ان کے اس فیصلے سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مطلع کر دیا۔

فَخَرَجَ اِلٰی اَصْحَابِہٖ فَقَالَ اَتَرْغَبُوْنَ عَنِ النِّسَآءِ اِنِّیْ اٰتِی النِّسَآءَ وَ

اٰکُلُ بِالنَّهَارِ وَ اَنَامُ بِاللَّیْلِ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ

مِنِّیْ[۱]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لو ں کے پاس گئے اور فرمایا: کیاX لو ں نے اپنی عورتوں کو ترo کر دیا ہے اور ان سے منہ پھرا $ ہو $ ہو، میں جو تو تمہارا پیغمبر ہوں (اپنی) بیویوں کے نزدیک جاتا ہوں، دن میں کھانا کھاتا ہوں، رات میں تا ہوں اور جو Ñ بھی Ðی L سے روOدانی کرے گا مجھ سے نہیں ہے۔

پیشوایان اسلام نے پاکیزہ صفت اور لائق بیوی پانے کو لو ں کی نیک بختی اور سعادت میں £ر کیا ہے اور اسے دینداروں کہ دین کی حفاظت کا ایک ذریعہ قرار دیا ہے اور ان کے دل میں یہ بٹھانا چاہا ہے کہ خدا کے حضور میں شادی شدہ عورتوں اور مردوں کی عبادت ان مردوں اور عورتوں سے کہیں زیادہ قدر و قیمت اور فضیلت کی qÝ ہو اکر Q ہے جو Ø د اور W شادی شدہ ہو اکر 8 ۔

ر ل اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد Oا ہے:

---

۱ وسائل الشیعہ، ج۵، ص ۲

مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ الزَّوْجَةُ الصَّالِحَةُ ۱

ایک آد کی خو بختی اور سعادت میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ اس کی بیوی پاکیزہ نفس، مقدس اور بافضیلت ہو۔

امام دق علیہ السلام ر ل خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث نقل کر 8 کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ا اُ حبان ایمان افراد جو شادی کر لیتے 8 تو یا انھوں نے اس ازدواج کے ذریعہ ا ^ آدھے دین کو خطروں سے بچا§ ہے۔

ابو عبد ا d علیہ السلام کا ارشاد ہے:

رَكَعَتَانِ يُصَلِّيهَا الْمُتَزَوِّجُ اَفْضَلُ مِنْ سَبْعِيْنَ رَكْعَةٍ يُصَلِّيهَا اَعْزَبُ ۲

شادی شدہ انسان کی دو رکعت نماز W شادی شدہ انسان کی ستّر رکعت نماز سے زیادہ بافضیلت ہوQ ہے۔

ر ل خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ تَزَوَّجَ اَحْرَزَ نِصْفَ دِيْنِهٖ فَلْيَتَّقِ اللهَ فِي النِّصْفِ الْآخَرِ.

' Ñ نے شادی کر لی اس نے ا ^ آدھے دین کو بچا§۔ پس

---

۱ فرو کافی، ج۵، ص۳۲۷

۲ وسائل الشیعہ: ج۴، ص ا

باقی آدھے دین کے بارے میں خدا سے ڈرتا رہے۔(U þ) ہوں کاارتکاب نہ کرے۔)ا

امام جعفر دق علیہ السلام نے فرمایا:

اَلْمُتَزَوِّجُ النَّائِمُ اَفْضَلُ عِنْدَ اللهِ مِنَ الصَّائِمِ الْعَزْبِ.۲

تا ہوا شادی شدہ انسان روزہ دار W شادی شدہ انسان سے ا] ہوتا ہے۔

ر ل خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَنْكِحِ الْمَرْءَةَ لِاَرْبَعَةٍ لِمَالِهَا وَ جَمَالِهَا وَ نَسَبِهَا وَ لَذَّتِهَا فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّيْنِ.۳

کسی عورت سے نکاح چار چیزوں کے لئے نہ کرو، اس کے مال کی وجہ سے، اس کے حسن و ° ل کی وجہ سے اس کی نسبت ۴ کی وجہ سے، یا ا ت کے حصول کے لئے۔ X پر فرض ہے کہ دیندار عورت سے شادی کرو۔

ر ل خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

---

۱ Z لئالی الاخبار

۲ Z لئالی الاخبار

۳ جامع الاخبار

۴ مثلاً وہ کسی ے گھرانے کی عورت ہے۔

اِیَّاکُمْ وَ خَضْرَاءُ الدَّمَنِ، قِیْلَ یَا رَسُوْلُ اللهِ وَ مَا خَضْرَاءُ الدَّمَنِ؟ قَالَ اَلْمَرْأَۃُ الْحَسَنَاءُ فِیْ مَنْبَتِ سُوْءٍ.[۱]

Xلوگ گھورے کی سرسبزی اور ہریالی سے بچوں۔لو ں نے کہا: اے خدا کے ر ل! گھورے کی سرسبزی اور شادابی کیا ہے؟ آ نے فرمایا: ¢ اور گندے خا ان میں t اہونے والی حسین اور خوب رت عورت۔

امام جعفر دق علیہ السلام نے فرمایا کہ جناب ر ل خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد Oا ہے:

اِیَّاکُمْ وَ تَزَوُّجُ الْحُمَقَاءِ فَاِنَّ صُحْبَتَهَا بَلَاءٌ وَ وُلْدَهَا ضِیَاعٌ.[۲]

Xلوگ احمق عورتوں سے شادی کرنے سے پرہیز کرو۔ کیوں کہ Oا ایسی عورت سے شادی کرلی تو وہ ا وہ وبلا اور مصیبت کا سبب S جا $ گی اور اس کے بطن سے t اہونے والی اولاد بھی بدبخت اور \ عقل و \ شعور ہوگی۔

حسین S بشار واسطی نا ایک Ñ نے امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں ایک خط لکھا کہ Ð ے گھرانے میں ایک ایسی عورت ہے جو مجھ سے شادی کرنا چاہتی ہے f ہی بداخلاق ہے۔

? ت علیہ السلام نے جواب میں تحریر فرمایا کہ

---

۱ بحار، ã ۲۳، ص ۵۴

۲ جعفریات، ص ۹

Oاس کے اخلاق برے 8 تو اس سے ہر گز شادی نہ کرو۔ ۱

ر ل خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

شَارِبُ الْخَمْرِ لَا يَتَزَوَّجُ إِذَا خَطَبَ. ۲

شرابی Oکسی لڑکی سے شادی کرنا چاہے تو اسے لڑکی ہر گز نہ دو۔

یہ اہل اطہار ؑ کی نگاہ میں ا ا 6 کا qÝ کہ ? ت امام جعفر دق علیہ السلام نے فرمایا:

أَيُّمَا امْرَأَةٌ أَطَاعَتْ زَوْجَهَا وَ هُوَ شَارِبُ الْخَمْرِ كَانَ لَهَا مِنَ الْخَطَايَا بِعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ وَ كُلُّ مَوْلُودٍ يَلِدُ مِنْهُ فَهُوَ نَجِسٌ وَ لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهَا صَرْفاً وَّ لَا عَدْلاً حَتّٰى يَمُوْتَ زَوْجُهَا أَوْ خَلَعَ نَفْسَهَا ۳

جو عورت ا ^ شرابی شوہر کے ساZ ہم بستر ہوQ ہے تو یا وہ آسمان کے ستاروں کے ہم عدد خطاYاس کی مر Ô ہوئی اور اس شرابی مرد سے جو بچہ t اہو گا وہ ناپا o اور ¢ ہو گا اور خدا و ` _ اس عورت کے کسی واجب اور مستحب کو قبول نہ کرے گا۔

۱ وسائل الشیعہ، ج۵، ص۱۰

۲ وسائل الشیعہ، ج۵، ص۹

۳ لئالی الاخبار، ص ج

یہاں   کہ اس کا شوہر مر جا $ یا اس عورت کو ازدواÃ » ª ں
سے آزاد کر دے۔

بیوی اور شوہر پر ایک دوسرے کے حقوق

عقد یا عورت اور شوہر کے در k ان   ، جو à کے قانون کے ÅÆ
سب سے زیادہ l ت بخش   وپیمان ہے۔ اسلام نے مرد کے کا   ھوں کو عورت کی
ذ ï داریوں اور اس کے حقوق کے بوجھ سے خالی نہیں " ڑا۔ اور دونوں (بیوی اور
k ں) ہی کو ایک دوسرے کے حقوق اور ذ ï داریوں کی زنجیر میں با ھ دیا ہے
جاہلیت کی فر   دہ اور غلط رسموں کو حر 2 غلط قرار دے دیا، دوسری قو ; ں کے
افرا   اور   کے qÝ ان آداب ور   م اور جاہلانہ رو   پر æ کے ÅÆ
عورت مردوں کے ہاتھوں میں کھلونا یا بازیچہ   ۔خط بطلان کھینچ دیا تاکہ k ں بیوی
آپس اور ایک دوسرے پر `ئد ہونے والی ذ ï داریوں اور حقوق کو سنجیدگی سے Gرا
کر Y اور نبا 8 ۔ سماج کے اس ß دی محور کو سرسری 5 سے نہ دیکھیں، تاکہ اپنی
اولاد اور اس کے õ والی نسل کو فساد کے متعفن جھیل میں ڈو   سے بچالیں۔

عورت کے حقوق شوہر پر

اس مقصد کے لئے سب سے پہلے شوہر کا یہ فریضہ قرار دیا گیا کہ وہ خورا o ،
لباس، â ن اور عورت کے ì م اخراجات کو اپنی حیثیت اور استطاعت کے ÅÆ
ا ^ ذ ï لے اور عورت کے سا   اظہار محبت اور نیکی کر کے ز گی کے حقیقی جلوہ

سے عورت اور شوہر کے ر و تعلق کو منور و روشن M $ اور اپنی جرأت مندی،
شجاعت اور قوت سے ہمیشہ عورت کا سہارا اور پشت ´ہM رہے تا کہ عورت شوہر کے
زیر سایہ اور اس کی قدرت کی چھاؤں میں سکون و اطمینان اور دل میں ٹھہراؤ کا
احساس کرے اس کے علاوہ اس کی عزت و آبرو اور حیثیت و مقام کی پاسداری کر
ہو $ ان " ٹی " ٹی لغزشوں اور \ پروائیوں کو جو بہر Ýل ز گی میں واC ہوQ
رہتی 8 نر کے سا درگذر کردے۔ جیسا کہ ملا محسن فیض کاشانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی
کتاب ''وافی'' کے باب ''حَقُّ الْمَرْئَةِ عَلٰی زَوْجِھَا'' میں ر ل خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت
کی ہے کہ J لو ں نے آنحضرت سے ''بیوی کا حق شوہر پر'' کے بارے میں
دریافت کیا تو آ Ĩ نے فرمایا:

مرد کو چاÓ کہ وہ اس کی لغزشوں اور بھول چو o کو 5 ا از کردے۔ وَاِنْ اَذْنَبَتْ غَفَرَلَھَا۔ اور اO اس سے کوئی غلطی سرزد ہو جا $ تو اسے معا 2 کردے۔

ہم سبھی جانتے 8 کہ ز گی 3 2 کھانا پینا اور نا نہیں ¬ محبت، Oم
جو اور فداکاری جیسے ، h بات اور اسی سے ملتی جلتی باتوں کے مظاہرے ز گی
کے بلند ترین ذائقے اور انسانی تہذیب و تمدن کے سرچشمے 8 ۔ عورت بھی جو خود
احساسات کا پیکر ہوQ ہے ا ^ جملہ اخراجات اور ضرورتوں کی w پائی کے سا
سا شوہر کے مہر و محبت اور اس کے مسکرا ہو $ چہرے کی متمنی رہا کرQ ہے یہ
بات خود بھی عورت کے حقوق میں سے ایک ایسا حق ہے جو اپنی عظمت کی وجہ سے

اسلام کی 5 سے پنہاں نہیں ¬ اسے مرد کے حقوق میں گنوایا ہے۔

شہاب عبدرg کا ½ن ہے کہ میں نے امام دق علیہ السلام سے ال کیا کہ: عورتوں کا حق شوہر پر کیا ہے؟

آ آ علیہ السلام نے فرمایا:

اس کی ضروریات ز گی کے جملہ اخراجات Gرا کرے اور تیوریوں پر بل ڈال کر اے خوفزدہ نہ کرے۔ Oا اس نے ایسا کیا þ اخراجات کے سا سا خو وخرم اور بشا چہرے کے سا ملا اور اپنی محبت کی علامت اس پر ظاہر کی تو خدا کی N اس نے عورت کا حق ادا کر دیا۔ا

عورت کے حقوق میں ایک حق اس سے مباشرت اور ہم بستری بھی ہے اس حق کو ادا کرنے کے * میں تفصیلی حدود وآئین فقہ میں ملیں گے۔

حقوق کی عظمت وا 6 کا ا ازہ اس روایت سے | یا جا سکتا ہے کہ ر ل خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے فرشتے جبرئیل نے عورتوں اور ان کے حقوق کی ادائیگی اور ر`یت کے بارے میں مجھ سے اس قدر سفار کی کہ میں نے کہ عورت کو طلاق دینا ان ا; رمیں سے ہے جو خدا کی جا 1 سے حرام قرار دے دیئے گئے 8۔

اَوْصَانِیْ جِبْرَئِیْلُ بِالْمَرْأَۃِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّہٗ لَایَنْبَغِیْ طَلَاقُھَا۔۲

ا کافی

۲ کتاب کافی

عورت کے بارے میں جبرئیل نے مجھے اس قدر وصیت و نصیحت کی کہ مجھے گمان ہوا کہ اس کو طلاق نہیں دینا چاÓ ۔

عورتوں کے حق میں سے ایک احق مرد کی نیکی اور نیکوکاری اور ان کے حقوق کی ر` یت اور پاسداری بھی ہے۔ جیسا کہ ر ل اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما 8:

بہترین مرد وہ 8 جو بہترین شوہر 8 اور میں خود ایسا ہوں۔ عورتوں کے حقوق کی ادائیگی میں میں X سبھوں سے برتر ہوں۔

خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِنِسَائِہٖ وَ اَنَا خَیْرُکُمْ لِنِسَائِیْ ا

اپنی بیویوں کی مدد کرنے والے مردوں کا ثواب

ایک دن پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی و جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام کے خانۂ اقدس پر تشریف لا $ ۔ دیکھا کہ علی علیہ السلام گھر میں مسور چن رہے 8 اور فاطمہ پتیلی کے پاس بیٹھی ہوئی 8 ۔ آ Ĩ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اے علی! سنو! میں ا ^ پروردگار کے ٥ کے ااپنی طر 2 سے کچھ نہیں کہتا:

مَا مِنْ رَجُلٍ یُعِیْنُ اِمْرَأَتَہٗ فِیْ بَیْتِھَا اِلَّا کَانَ لَہٗ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ عَلٰی بَدَنِہٖ عِبَادَۃَ سَنَۃٍ صِیَامُ نَھَارُھَا وَ قِیَامُ لَیْلُھَا وَ أَعْطَاہُ

ا من لا یحضرہ الفقیہ

اللهُ مِنَ الثَّوَابِ مِثْلُ مَا أَعْطَاهُ اللهُ الصَّابِرِيْنَ وَ دَاوُدَ النَّبِیَّ وَ یَعْقُوْبَ وَ عِیْسَی عَلَیْهِمُ السَّلَامُ ۱

جو ا ^ گھر میں ا ^ عیال کی مدد کرتا ہے تو اسے ا ^ بدن کے ہر بال کے عوض ایک سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے اور وہ بھی ایسا سال ' کا ہر دن روزہ رکھ کر اور ہر رات عبادت کر کے Ù کی ہو اور خدا و ` Z_ اس کی جزا بروں نبی خدا، دا0د، یعقوب اور عیسیٰ کی جزاYں کی مانند دs ہے۔

جامع السعادات ہی میں روایت ہے کہ جناب ر ل خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اے علی علیہ السلام! جو Ñ گھر کے ا را ^ بیوی بچوں کی خدمت کرتا ہے۔ اور پھر احسان نہ رÔ ہو تو خداو ` _ اس کا نام شہداء کی فہرست میں درج کرتا ہے۔ اس کے ہر ایک دن اور ہر ایک رات میں ایک ہزار شہیدوں کا ثواب اس کے نا i/Þl ل میں لکھا جاتا ہے۔ وہ جو قدم بھی اٹھاتا ہے اس پر ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب کا اضافہ اس کے نا i/Þl ل میں ہوتا ہے اور اس کے بدن کی ہر رگ کے بدلے میں جنت میں ایک شہر عطا کیا جاتا ہے۔

جامع السعادات ہی میں وارد ہے کہ پیغمبر O ا قدر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

گھر میں ایک گھڑی رہ کر بال بچوں کی خدمت ہزار سال کی عبادت،

۱ جامع السعادات ج ۲ ص ۱۴۲

ہزار حج، ہزار عمرہ، ہزار غلا ; ں کو آزاد کرنے، ہزار غزوہ میں شرکت کرنے، ہزار مریضوں کی ا , ال پرسی، ہزار جمعہ کی عبادت، ہزار جنازوں کی تشییع، ہزار بھوکوں کو کھانا کھلانے، ہزار برہنہ لو ں کولباس Ĩ نے، راہ خدا میں ہزار گھوڑے دینے، ہزار دینار مسکینوں کو صدقہ عطا کرنے، ہزار مر 7 توریت انجیل اور فرقان (قرآن R) پڑھنے، ہزار قیدیوں کو خر کر آزاد کرنے اور ہزار بھیڑ Y مسکینوں کو c سے بہتر ہے۔ اور ا ^ اہل و عیال کی خدمت کرنے والا، د] سے رخصت ہونے سے پہلے ہی جنت میں اپنی جگہ دیکھ لیتا ہے۔

اسی جامع السعادات کے ;/ : جناب ر ل خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کر 8 کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اہل و عیال کا خدمت گذار ہونا U ہان کبیرہ کو ڈھانپ دS ہے، خدا $ عزوجل کے غیض وغضب کو اکر دS ہے۔ , رالعین کا مہر ہوتا ہے، نیکیوں اور اچھے کا ; ں میں اضافے کرتا ہے اور درجے بلند کرتا ہے۔

حب کتاب â ۞ رم الاخلاق 33 اسحاق S Þ ر سے روایت کر 8۔ ان کا ½ ن ہے کہ میں نے امام جعفر دق علیہ السلام سے G چھا: عورت کا حق مرد پر کیا ہوتا ہے؟ ? ت علیہ السلام نے فرمایا:

اس کے پیٹ کو W ے، اس کے تن کو ڈھانپے اور اO عورت سے نادانی کی کوئی بات سرزد ہو جا $ تو اسے معا 2 کر دے۔

دیلمی کی تالیف ((ارشاد القلوب)) میں ہے کہ جناب ر ل خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جو Ñ اپنی بیوی کو ناحق مارتا ہے قیامت کے دن میں اس کا دشمن ہوں گا۔

لہٰذا اپنی عورتوں کو ہرگز جسمانی ایذا نہ دو کیوں کہ جو Ñ بھی انھیں ناحق مارتا ہے وہ خدا اور ل کے o سے سرکشی کرتا ہے۔

غرر الحکم میں اÐ المومنین علی علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے کہ آ Ï نے فرمایا:

\ شک عورت کھلونے کے مانند ہوQ ہے جو بھی اسے لے اس کو چاÓ کہ اسے نصیحت کرے۔

وسائل الشیعہ میں امام زین ا- بدین علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے کہ آ Ï نے فرمایا:

جو Ñ ا ^ اہل و عیال کی ز گی میں زیادہ کشادگی اور آرام عطا کرتا ہے۔ وہ خدا و `_ کی خوشنودی کا زیادہ سے زیادہ حقدار ہوتا ہے۔

وسائل الشیعہ ہی میں امام رضا علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

قدرت و استطاعت رکھنے والے مرد کو چاÓ کہ ا ^ خا ان کی ز گی کو زیادہ سے زیادہ کشادگی اور آسائش دے تا کہ اس کی تنگی و کی وجہ سے گھر والے اپنی p و کے سبب اس کی ; ت کی تمنا

نہ کرY۔

کتاب â۩۩ رم الاخلاق33 میں اS عباس سے روایت کی گئی ہے کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جو Ñ بازار سے ا ^ گھر والوں کے لئے تحفہ خر کر لاتا ہے خدا کے نزدیک اس کا بد+ اس Ñ کی مانند ہے ' نے مظلو ; ں کی مدد کی ہو۔ پھر تقسیم کے طر ñ کے بارے میں فرمایا: پہلے لڑکیوں کو دے، پھر لڑکوں کو دے۔ جو Ñ اپنی بچی کو خو کرتا ہے تو اس کا اجرا Í غلام کو آزاد کرنے کا ہے جو فرز ان جناب اسماعیل میں سے ہو اور جو Ñ ا ^ بچے کو خو کرتا ہے، وہ اس Ñ کی مانند ہے جو خو 2 خدا سے رویا ہو اور خدا کے خو 2 سے رونے کا اجر نعمتوں سے پُر جنتیں 8۔

ä رo الوسائل کے ;/ : روایت کر 8 پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَيْسَ مِنَّا مَنْ وَسِعَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَتَّرَ عَلٰى عِيَالِهِ.

وہ Ñ ہم میں سے نہیں ' کی ز گی میں خدا نے کشادگی عطا کی ہو وہ ا ^ گھر والوں پر اور تنگی کرتا ہے۔(p وہ ہم سے روŸانی اور معنوی رابطہ نہیں رÔ)

گھر والوں سے بد خلقی کا نتیجہ

سعد S معاذ رضی اللہ عنہ جو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برگز ہ صحابیوں میں تھے انتقال فرما گئے۔ ر ل خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بذات خدان کے جنازہ کو احترام کے سا اٹھوایا، کئی بار کا ھا بھی دیا۔ اور قبر میں اتر کر ان کے جسم کو رکھا اور ا ^ ہاتھوں سے لحد » کی اور دفن فرمایا۔ سعد کی والدہ نے ا ^ بیٹے پر پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصی نوازشوں کو دیکھ کر کہا:

يَا سَعْدُ هَنِيْئًا لَكَ الْجَنَّةُ

اے سعد تمہیں جنت مبار O ہو۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سعد کی والدہ سے کہا: ذرا ٹھہرو! خدا کے کام میں کوئی Z یقینی O نہ |لا۔ تمہارا بیٹا اس وقت ی اور تکلیف میں مبتلا ہے جب لو ں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا سبب دریافت کیا تو آ Ï نے فرمایا:

اِنَّهٗ كَانَ فِيْ خُلُقِهٖ مَعَ اَهْلِ سُوْءٍ

p وہ گھر والوں سے بد اخلاقی سے پیش آ تھے۔

شوہر کے حقوق بیویوں پر

بیویوں پر شوہر کے حقوق بھی f 8 ۔

ان حقوق میں سے بیوی پر ایک خاص حق مباشرت اور ہم بستری سے #

ہے۔ بیوی کا فریضہ ہے کہ وہ اس ; C پر ا ^ آ Ĩ کو شوہر کے , ا لے کر دے۔ ظاہر ہے کہ شوہر کے اس حق کی ادائیگی اس کی بھی ی خواہش اور طلب کا جواب ہے۔

شوہر کی Ý W ضر میں اس کے حقوق و حیثیت اور اس کے مال و آبرو کی حفاظت کرے۔ اس کے مال میں خیانت اور اس کے چھپے ہو $ رازوں کو ظاہر نہ کرے ¬ امانت دار رہ کر اس کے رازوں کو چھپانے والی S جا $ ۔

شوہر کی اجازت کے بغیر گھر کا دروازہ دوسروے کے لئے نہ کھولے اور انھیں گھر میں آنے نہ دے۔ W وں کو گھر میں آنے کی اجازت دے کر شوہر کو ا ^ سے بدگمان نہ کرے۔

شوہر کی باتوں، اس کے منصوبوں اور ز گی کے لئے اس کے انتظام و اہتمام کو قدر کی نگاہوں سے دیکھے اور اس کی اطاعت کرے۔ q جل کر ز گی Ú کرنے میں نافرمانی اور سرکشی کا مظاہرہ نہ کرے اور ایسی چال ڈھال، کام اور سر O اختیار کرے جو شوہر کو نہ 3 2 پسند ہی ہوں ¬ اسے بیوی کی جا 1 متوجہ بھی کرے۔

اِن چند حدیثوں پر توجہ فرمائیں

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک عورت ر ل خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں Ý ضر ہوئی اور عرض کی: اے خدا کے ر ل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مرد کا حق عورت پر کیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ ہے کہ اس کی اطاعت کرے اور اس کی اطاعت سے

انکار اور سرکشی نہ کرے۔ گھر کی کوئی چیز اس کی اجازت کے صدقہ نہ کرے، اس کی اجازت کے بغیر سنتی روزے نہ رکھے۔ کسی بھی Ý میں زن و شوہر کے در k ن مخصوص تعلق سے اسے نہ روکے۔ اس کی اجازت کے بغیر گھر سے قدم باہر نہ نکالے، Oا اس کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نکلتی ہے تو آسمان و زمین اور غضب و رحمت کے فرشتے اس عورت پر اس وقت لعنت کر ر 8 جب وہ گھر واپس نہیں آجاQ۔ ا[1]

شوہر کی اطاعت کی حد

امام جعفر دق علیہ السلام سے روایت ہے کہ

ایک ° عت ر ل خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں Ýضر ہو کر عرض گذار ہوئی۔ اے خدا کے ر ل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم نے J ا Í لو ں کو دیکھا ہے جو ایک دوسرے کو سجدہ کر 8۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

Oا مجھے اجازت ہوQ کہ میں o دوں کہ لوگ ایک دوسرے کو سجدہ کر Y (þ سجدہ W خدا کے لئے جائز ہوتا) تو یقینا میں o دs کہ عور V ا ^ شوہر کو سجدہ کر Y۔ [2]

ا â رم الاخلاق

۲ â رم الاخلاق

ارشاد القلوب میں ہے ر   ل خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَیُّمَا اِمْرَأَۃٍ خَدَمَتْ زَوْجَھَا سَبْعَۃَ اَیَّامٍ اَغْلَقَ اللہُ عَنْھَا سَبْعَۃَ اَبْوَابِ النَّارِ وَ فَتَحَ لَھَا ثَمَانِیَۃَ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ تَدْخُلُ مِنْ اَیُّھَا شَائَتْ.

اO کوئی عورت سات دنوں   ا ^ شوہر کی خدمت کرQ ہے تو خداو `_ اس پر جہنم کے سات دروازے » کردS ہ اور جنت کے آٹھ دروازے اس کے لئے کھول دS ہے تاکہ ' دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو۔

شوہر کو پانی پلانے کا ثواب

ارشاد القلوب ہی میں ہے کہ جناب ر   ل خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت ا ^ شوہر کو پانی پلا $ اسے ایک سال کی عبادت کا اجر ملتا ہے اور وہ بھی ایسا سال ' کی راتوں کو عبادت کر کے اور دن کو روزہ رکھ کر گذارا جا $ اور شوہر کو ایک گھونٹ پانی دینے کے عوض جنت میں اس کے لئے ایک شہر تعمیر ہوتا ہے اور اس کے ساٹھ Uہ یا (ساٹھ سال) کے Uہ معا 2 کر دیئے جا 8 ۔

عورت کا جہاد

â۵۵ رم الاخلاق33 میں ? ت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آ آ نے

فرمایا: بیشک، خدا نے عورتوں اور مردوں پر جہاد واجب قرار دیا ہے۔ مردوں کا جہاد یہ ہے کہ دین اور مملکت کی حفاظت کے لئے ا ُ مال اور خون 3 2 کر Y ۔ یہاں کہ خدا کی راہ میں قتل ہو جائیں۔ عورتو کا جہاد یہ ہے کہ ا ^ شوہر کی ز گی کی دشواریوں اور مشکلات کے سامنے صبر سے کام لیں اور یہ بھی فرمایا کہ

جِهَادُ الْمَرْأَةِ حُسْنُ التَّبَعُّلِ.

عورت کا جہاد شوہر کی نگہداری اور دیکھ بھال ہے۔

جناب ر ل خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی گئی ہے کہ آ Ĩ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اے عورتو! X میں سے ہر وہ عورت جو ا ^ ا ; ر خانہ داری میں مشغول رہتی ہے انشاء d اسلام کے مجاہدوں اور سپاہیوں کا ثواب پا $ گی۔[۱]

نہج الفصاحت ہی میں ر ل خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جو عورت ا ^ شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نکلتی ہے تو وہ اس وقت غضب خدا او ی کا نشانہ بنی رہتی ہے جب گھر واپس نہ آجا $ یا اس کا شوہر اس سے راضی نہ ہو جا $ ۔

â رم الاخلاق میں ہے ر ل خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

---

۱ نہج الفصاحت، ص ۵۹۲

أَيُّمَا اِمْرَأَةٌ لَمْ تَرْفَقْ بِزَوْجِهَا وَ حَمَلَتْهُ عَلٰى مَا لَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ وَ مَا لَا يُطِيْقُ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهَا حَسَنَةٌ وَ تَلْقَى اللّٰهَ وَ هُوَ عَلَيْهَا غَضْبَانُ.

جو عورت ا ^ شوہر سے نر و مدارات کا اظہار کر ہو $ حق رفاقت نہیں ادا کرQ اور اس سے ایسی چیز کی طالب ہوQ ہے ' کی اËم دہی کی اس میں سکت نہ ہو تو ایسی عورت کی کوئی نیکی قبول نہ ہو گی اور قیامت کے دن خدا اسے اس Ýل میں ملاقات کرے گی کہ وہ اس پر غضبناo ہو گا۔

زبان سے شوہر کو اذیت دینا

حب âرم الاخلاق نے روایت کی ہے کہ جناب ر ل خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت ا ^ شوہر کو اپنی زبان سے اذیت پہنچاQ ہے اس کا کوئی بھی واجب اور سنتی قبول نہ ہو گا جب کہ اس کا شوہر اس سے راضی نہ ہو جا $ ۔ اOچہ وہ عورت دن میں روزے رکھتی ہو یا را V عبادت میں گذارQ ہو چاہے غلا ; ں کو آزاد کرQ ہو یا جہاد کے لئے راہ خدا میں بہترین گھوڑے ہی کیوں نہ دیتی ہو۔ پس جو Ñ سب سے پہلے آتش جہنم میں داخل کیا جا $ گا وہ وہی عورت ہو گی۔ اسی طرح اO کوئی مرد اپنی عورت کے حق میں ظلم اور جبر و زبردستی کرے گا، اور اسے اذیت

پہنچا $ گا(اس کا بھی یہی حشر ہو گا)

â رم اخلاق میں ? ت امام جعفر دق علیہ السلام نے فرمایا:

اَیُّمَا اِمْرَأَةٌ قَالَتْ لِزَوْجِهَا مَا رَأَیْتُ مِنْكَ خَیْرًا قَطُّ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهَا.

جو عورت ا ^ شوہر سے کہے: میں نے آج تجھ سے کوئی بہتری اور نیکی نہیں دیکھی تو اس کا ا م ضا اور نابود ہو جاتا ہے۔

جو عورت ا ^ شوہر کے بستر سے جدا رہ کر شب گذارے اس کے # ر ل خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد O ا ہے:

اِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ هَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلٰئِكَةُ حَتّٰی تَصْبَحَ.[1]

جو عورت ا ^ شوہر کے بستر سے دور رہ کر رات گذارے فرشتے صبح اس پر لعنت بھیجتے ر 8۔

اولاد سے محبت

خا ان کی تر کے ا ا ب و عوا q میں سب سے اسبب اور ` q محبت ہے ' کی وجہ سے ہر خا ان کا بزرگ خا ان کے دÖ افراد کا | ٥ اور ان کی محبت اپنی

ا نہج الفصاحت، ص ۳۶

جا 1 مبذول کر کے ن پر حکومت کر سکتا ہے کیونکہ ہر جزوی اور کلی باتوں کا o p
محبت ہی ہوQ ہے ' طرح جسم کی پرور وتر اور نشو و نما کے لئے غذا ضروری
اور لازم ہے اسی طرح اولاد کی روحی اور روÝنی پرور و پاداخت میں محبت ضروری و
لاز شئے ہے۔ اسی لئے محبت کی پیمائش و حدود اور اس کے معیار کو 5 ا از نہ کرنا
چاÓ۔ کیوں کہ ' طرح کھانا نہ کھانے یا زیادہ کھانے اور زہریلی غذا استعمال کرنے
سے بدن کو بیماری لاحق ہو جاQ ہے۔ اسی طرح حد سے زیادہ محبت یا محبت سے p وم
رکھنے سے بچوں کی نفسیات یا روح میں بدبختی کے آثار t اہو جا 8 ' کے نتیجے
میں W متوC بد بختیوں سے دوچار ہو جا 8۔ جو بچے حد سے زیادہ مہر و محبت اور
ناز و نعم میں پلتے 8 ان میں خود پسندی آجاQ ہے اور وہ برائیوں اور ناشائستہ حرکتوں میں
مبتلا ہو جا 8 اور اسی کے برعکس جو بچے محبت پدری اور شفقت مادری سے p وم
ہو جا 8 ان میں احساس کمتری اور احساس پستی t اہو جاتا ہے۔ اËم کار بد بختی ان
کی تقدیر S جاQ ہے۔ گھریلو تر ان کے لئے مشکل ہی نہیں ہوQ ¬ وہ اس سے
p وم رہ جا 8۔ یہی سبب ہے کہ ر ل خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عمو فرمان ہے:

اَحِبُّوا الصِّبْيَانَ وَ ارْحَمُوهُمْ.

ا ^ سے " ٹوں کو دوست رکھو، ان سے محبت و شفقت کا اظہار کرو اور ان پر مہربان رہو۔

امام دق علیہ السلام کا ارشاد Oا ہے کہ جو Ñ اپنی اولاد سے f زیادہ |Ò رÔ ہے وہ خدا کی رحمت خاص کا حقدار ہو گا۔

ر ل خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما 8:

جو Ñ اپنی اولاد کو چومتا ہے خداو `_ اس کے نا i/Þا ل میں ایک نیکی لکھ دs ہے اور جو Ñ اپنی اولاد کو خو کرتا ہے خداو `_ اس کے نا i/Þا ل میں ایک نیکی لکھ دs ہے اور جو Ñ اپنی اولاد کو خو کرتا ہے خداو `_ قیامت میں اسے ور وشاد ماں کرے گا۔

اS عباس رضی اللہ عنہ کا½ن ہے کہ ر ل اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو Ñ اپنی بیٹی کو خو کرتا ہے وہ اس Ñ کی مانند ہے ' نے جناب اسماعیل کی نسل میں سے غلام ہو جانے والے Ñ کو آزاد کیا ہو اور جو Ñ ا ^ بیٹے کو خو کرکے اس کی نگاہوں میں چمک t اکر دے وہ اس Ñ کی مانند ہے ' کی آنکھیں خو 2ِ خدا سے روئی ہوں۔

اہم اور ضروری

اولاد کی پرور اور تر میں ایک f ی ذ ï داری اور فریضہ یہ ہوتا ہے کہ اولاد کے در k ن عدل و انصا 2 سے کام § جا $ ۔ اO ایک ماں با Ï کے کئیZ بیٹے بیٹیاں 8 تو ماں با Ï کے لئے ضروری ہے کہ ان سبھوں کے سا یکساں بر تاؤ ہو، ان کے در k ن عدل و انصا 2 اور مساوات و برابری سے کام § جا $ ان میں سے

سبھی کو اپنی اولاد جا $ تا کہ ان میں سے کوئی احساس کمتری کا شکار نہ ہو۔ ایک Ñ ا ^ دو بیٹوں کے ہمراہ پیغمبر اکرم ﷺ کی خدمت میں Ýضر ہوا۔ اس نے ایک لڑکے کو بوسہ § اور دوسرے کو 5 ا از کر دیا پیغمبر اکرم ﷺ نے اس کے اس غلط اور W منصفانہ رویّے کو دیکھ کر فرمایا: کیا X ا ^ بچوں کے سا برابر کا سلو o نہیں کر اور آ Ï نے یہ بھی فرمایا:

اِعْدِلُوا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ كَمَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّعْدِلُوا بَيْنَكُمْ

X اپنی اولاد کے سا اسی طرح انصا 2 اور برابری کا سلو o کرو ' طرح X چا ہو کہ تمہاری اولاد تمہارے سا عدل و انصا 2 سے کام لے۔

بچوں کو نہ مارو

حدZ میں اور تربیتی نقطہ 5 سے بچوں کو مارنا پیٹنا انھیں ادب سکھانے o یللے جسمانی اذیت دینا غلط قرار دیا گیا ہے۔ اسلام میں اس ; پر ا اہی سے کافی توجہ دی گئی ہے اور بچوں کو مارنے پیٹنے اور جسمانی اذیت دینے کی سے ممانعت کی گئی ہے۔ ان روایات سے قطع 5 جو بچوں کو جسمانی سزا کی ممانعت کے * میں وارد ہوئی 8 گذشتہ صدیوں میں فقہانے ا ^ رسالوں میں جو مسلمانوں کے لئے روز مرہ کا نظام العمل مرتب کیا ہے اس میں 3 یکی ر پر اس * میں فتاویٰ بھی دیئے 8 ۔ علا Ï مجلسی اپنی تالیف بحارالانوار میں روایت کر

8۔

قَالَ بَعْضُهُمْ شَكَوْتُ اِلٰى اَبِى الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِبْنًا لِىْ فَقَالَ لَا تَضْرِبْهُ وَ اهْجُرْهُ وَ لَا تُطِلْ.

ایک Ñ کا½ن ہے کہ میں نے امام ابی الحسن علیہ السلام کی خدمت میں ا ^ بیٹے کی شکایت کی تو ? ت نے فرمایا: اسے مارنا نہیں ¬ اس کی تادیب کے لئے غیض و غضب کا اظہار کر دیا کرو ¾دار تمہارا یہ قہر و غضب زیادہ لانی نہ ہو اور اس سے فورا صلح و آشتی کرلو۔

اولاد کے حقوق

ر ل اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اولاد ا ^ با آ پر تین حقوق رکھتی ہے:

(۱) با آ ا ^ بیٹے کے لئے بہترین نام ا× ب کرے۔

(۲) اسے لکھنا سکھا $۔

(۳) جب بالغ ہو جا $ تو اس کی شادی کے ا ا ب مہیا کرے۔

? ت امام جعفر دق علیہ السلام فرما 8:

اِسْتَحْسِنُوْا أَسْمَائَكُمْ فَإِنَّكُمْ تُدْعَوْنَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ا ^ لئے بہترین نام چنو کیوں کہ قیامت کے دن نام ہی سے بلا $ جا0 گے۔

امام رضا علیہ السلام فرما 8:

لَا يَدْخُلُ الْفَقْرُ بَيْتًا فِيْهِ اِسْمُ مُحَمَّدٍ أَوْ أَحْمَدَ أَوْ عَلِيٍّ أَوِ الْحَسَنِ أَوِ الْحُسَيْنِ أَوْ طَالِبٍ أَوْ جَعْفَرٍ أَوْ عَبْدِ اللّٰهِ أَوْ فَاطِمَةَ مِنَ النِّسَآءِ.[۱]

اس گھر میں غربت وافلاس اور بدŸلی نہیں آQT ' میں محمد، احمد، علی، حسن، حسین، طالب، جعفر، عبداd یا عورتوں میں سے فاطمہ کے نام ہوں۔

کچھ اخلاقی قوانین واحکام

ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا:

اِيَّاكَ وَ الْجِمَاعُ حَيْثُ يُرَاكَ صَبِيٌّ بِاَنْ يَحْسَنَ اَنْ يَصِفَ حَالَكَ.

ایسی جگہوں پر ہم بستری سے پرہیز کرو جہاں تمہیں کوئی سمجھ دار بچہ دیکھتا ہو اور تمہارے کو اس طرح سمجھے کہ وہ دوسروں سے

ا انوار نعمانیہ

تمہارے Ýل کو بی½ن کر سکتا ہو۔

حب٥٥وسائل الشیعہ٣٣ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کر 8 کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

خدا کی N اO کوئی Ñ اپنی بیوی سے ہم بستری کرے اور کمرے میں جاگتا ہوا بچہ ان دونوں کو اس Ý میں دیکھ لے اور ان کی بات چیت کو سن لے نیز ان کی سانسوں کی آواز اس کے کانوں پہنچے تو وہ بچہ ز گی میں کبھی کا kب و کامران نہ ہو گا۔ وہ چاہے لڑکی ہو یا لڑکا ایک نہ ایک دن زنا میں ضرور ملوث ہو گا۔

ر ل خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِذَا بَلَغَتِ الْجَارِیَةُ سِتَّ سِنِیْنَ فَلَا یُقَبِّلُهَا الْغُلَامُ وَ الْغُلَامَ لَا تُقَبِّلُهُ الْمَرْأَةُ اِذَا جَاوَزَ سَبْعَ سِنِیْنَ۔ا

جب لڑکی چھ سال کی ہو جا $ تو کوئی لڑکا اسے بوسہ نہ دے، اسی طرح عورV سات سال سے زیادہ ہو جانے والے بچے کو چومنے اور بوسہ دینے سے پرہیز کرY۔

? ت ابو الحسن علیہ السلام کا ارشاد اO ہے کہ جب کوئی لڑکی چھ سال کی ہو جا $ تو ناpم مرد کو حق نہیں پہنچتا کہ اسے بوسہ دے اور اسے اپنی د میں بھی

ا â رم الاخلاق

نہیں لے سکتا۔۱

ر ل خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

دس سال کی عمر میں لڑکے کا بستر دوسرے لڑکے کے بستر سے اور لڑکی کا بستر دوسری لڑکی کے بستر سے جدا رہنا چاÓ۔

ر ل خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

فَرِّقُوْا بَیْنَ اَوْلَادِکُمْ فِیْ اَوْلَادِکُمْ فِیْ الْمَضَاجِعِ اِذَا بَلَغُوْا سَبْعَ سِنِیْنَ.

جب تمہاری اولاد سات سال کی ہوجا$ تو ان کے بستر ایک دوسرے سے الگ کر دو۔۲

اے پختہ عقیدہ رکھنے والی بی بیوں خدا اور قیامت کے واسطے اِن چند حدیثوں کو غور سے پڑھو

کتاب ÛÛخا انی واعظ33 میں کتاب شہاب الاخبار سے روایت ہے کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب فاطمہ علیہا السلام سے فرمایا اے بیٹی! جب کوئی عورت ا ٴ سنگھار کرQ ہے اور بہترین کپڑے زیب تن کر کے گھر سے باہر جاQ ہے تا کہ لوگ اس کی طر 2

۱ وسائل الشیعہ: ج۵، ص۲۹

۲ بحار الانوار، ج۲۳، ص۱۱۴

متوجہ ہوں توساتوں آسمان اور زمینوں کے فرشتے اس پر لعنت بھیجتے 8 اور وہ غیض و غضب خدا سے f قریب رہتی ہے یہاں کہ وہ جب مر Q ہے تو اسے آتش جہنم میں ڈال دیا جاتا ہے۔

امام جعفر دق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد O ا ہے:

اَیُّمَا اِمْرَأَۃٌ تَطَیَّبَتْ لِغَیْرِ زَوْجِھَا لَمْ یُقْبِلُ مِنْھَا صَلَاۃٌ حَتّٰی تَغْسَلَ مِنْ طَیِّبِھَا کَغُسْلِھَا مِنْ جَنَابَتِھَا۔[1]

جب کوئی عورت شوہر کے علاوہ W کے لئے ا ^ آ Î کو معطر کر Q ہے تو اس کی نماز قبول نہیں ہو Q یہاں کہ وہ اس خوشبو کو دھو $ اور وہ و Í ہی ہے جیسے اس نے ا ^ کو جنابت سے پا O کیا ہو۔

شب معراج پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا دیکھا؟

علا ï مجلسی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب بحار الانوار کی اٹھارہو Y ã کے å ۴۵۱ پر ? ت عبد العظیم حسنی سے روایت کر 8 انھوں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے اور اُن ? ت علیہ السلام نے اÐ المومنین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اÐ المومنین علیہ السلام کا½ن ہے کہ ایک دن میں اور فاطمہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں Ýضر ہو $ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے O یہ فرمایا۔ میں نے عرض کیا یار ل اdl صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم !Ðے ماں با Î آ Î پر

---

[1] å رم الاخلاق

قربان ہو جائیں آخر اس O یہ کا سبب کیا ہے؟

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

اے علی! ' رات مجھے معراج پر لے جایا گیا میں نے اپنی امت کی کچھ عورتوں کو سخت عذاب میں مبتلا دیکھا۔ میں انھیں کے لئے رو رہا ہوں۔

۱۔ ایک عورت کو دیکھا کہ اس کے بالوں کو پکڑ کر لٹکایا گیا ہے اور اس کا مغز جو کھا رہا ہے۔

۲۔ ایک دوسری عورت کو دیکھا کہ وہ ا ^ ہی بدن کا شت کھا رہی ہے اور اس کے نیچے آگ کے شعلے لپک رہے 8 ۔

۳۔ ایک ایسی عورت کو دیکھا کہ ' کے پستانوں کو با ھ کر لٹکایا گیا ہے۔

۴۔ ایک عورت کے اس کے ہاتھوں سے » ھے ہو $ 8 اور سانپ اور اس پر " ڑ دیئے گئے 8 ۔

۵۔ ایک ایسی عورت کو دیکھا جو نگی، بہری اور ا ھی اور اسے آگ کے تابوت میں لٹایا گیا ۔ اس کا بھیجا پگھل پگھل کر اس کی نا O سے بہہ رہا اور اس کا جسم کوڑھ اور h ام سے پارہ پارہ ہو رہا ۔

۶۔ ایک ایسی بھی عورت دیکھی ' کے آگ کے تنور میں لٹکا $ گئے 8 ۔

۷۔ ایک ایسی عورت 5 آئی ' کے بدن کا شت آگے اور پیچھے سے ایک آتشیں قینچی سے کاٹا جا رہا ہے۔

۸۔ ایک دوسری عورت پر نگاہ پڑی ' کے چہرے اور ہاتھوں کو جلایا جارہا ہے اور اپنی ہی او جھڑی کھارہی ہے۔

۹۔ ایک ایسی عورت کو دیکھا ' کا سر ّر کی طرح اور بدن گدھے کی طرح۔ اور ہزاروں N کے عذاب میں مبتلا ہے۔

۱۰۔ ایک ایسی عورت پر 5 پڑی ' کی شکل کتّے کی طرح ۔ آگ اس کے پاخانے کے مقام سے ڈال کر منہ کی طر 2 | ئی جارہی ہے اور فرشتے آتشیں لکڑیوں سے اس کے سر اور چہرے پر مار رہے 8 ۔

جناب فاطمہ علیہاالسلام نے کہا:

بابا جان، یہ فرمایئے کہ ان عورتوں کا اور ان کا کردار کیسا ' کیM پر خدا $ قہار نے انھیں اس N کے عذابوں میں مبتلا کیا۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اے Oا مرتبت بیٹی! ' عورت کے بالوں کو با ھ کر لٹکایا گیا وہ ایسی عورت ہے جو ناp م مردوں سے ا ^ بالوں کو نہیں چھپاQ ۔

جو عورت زبان سے لٹکائی گئی وہ ا ^ شوہر کو زبان سے اذیت پہونچاQ ۔

' عورت کو پستان سے با ھ کر لٹکایا گیا وہ، وہ عورت ہے جو ا ^ شوہر کو اس بات سے روکتی ہے کہ وہ اس سے ہم بستر ہو۔

' عورت کو با ھ کرلٹکایا گیا وہ ا ^ شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر جایا کرQ ۔

جو ا ^ بدن کا شت کھارہی ناp ; ں کے لئےÓM سنگار کیا کرQ ۔

' کے اسکے ہاتھوں سے » ھے ہو $ تھے وہ ا ^ کو پا o نہ رکھتی ا ^ لباس کو طاہر نہ کرQ ، غسل حیض اور غسل جنابت نہ کرQ ۔ا ^ بدن کوËستوں سے پا o نہ رکھتی ۔

نماز کو ہلکا کرQ ۔

جو ا ھی، نگی اور بہری وہ زنا سے بچے t اکر کے شوہر کی Oدن میں ڈال دیا کرQ ۔

' کے بدن کا شت قینچی سے کاٹا جارہا وہ ا ^ آ Ĩ کو مردوں کے سامنے اس لئے پیش کیا کرQ تاکہ مرد اس کی طر 2 راغب ہوں۔

' عورت کا چہرہ اور بدن جلایا جارہا اور اپنی ہی او جھڑی کھارہی وہ ناpم عورتوں اور مردوں کے ملنے کا واسطہ بنی ۔

' کا سر ّ ر جیسا اور بدن گدھے جیسا وہ جھوٹی با V اور ہمیشہ دوسروں کی بد ئی کیا کرQ ۔

آخر میں یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ عورتوں کا سماج ہمیشہ ا ^ افکار اور ا ^

مقاصد کو اسلا تعلیمات کے $MÅÆ دین کے حدود سے قدم باہر نہ رکھے۔ ¬ دین کی تعلیمات کی 2 واشاعت اور طبقۂ نسواں کو دیندار M نے میں اپنی صلاحیت و قدرت کی حد کو @ کرتا رہے اور یہ اچھی طرح ذہن نشین کر لے کہ خدا پر ایمان اور دین پر انسانی تر واصلاح کا سب سے زیادہ اور ;/ثر ` q ہے۔

یہ دین ہی ہے جو مادی کھردرے ¼ کو لطافت میں بدل دS ہے اور انسانی روح کو اس مادی اور محدود د] سے بھی زیادہ وسیع M دیتا ہے۔ مفاد پرستی خود غرضی کی درشتی و کو فداکاری، جاں نثاری اور احسان سے ملا کر اسے ا µ ال بخشتا ہے۔

یہ دین ہی کی برکت ہے جو ہر مرد کو اس بات کا درس دS ہے کہ:

جُلُوسُ الْمَرْءِ عِنْدَ عِيَالِهِ اَحَبُّ اِلَى اللهِ مِنَ الْاِعْتِكَافِ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا.

آد کا ا ^ بیوی بچوں کے پاس بیٹھنا d کے نزدیک Ðی اس مسجد میں اعتکا 2 سے کہیں زیادہ محبوب اور پسند ہ ہے اور اتنا ثواب رکھ کر شب کے وقت شوہر کی آوارہ Oدی اور سیر سپا ! پر پا» ی ` ئد کر دS ہے۔

یہ دین ہی ہے ' نے عورت کو ا ی قربانی اور فداکاری کے لئے اس N کی تعلیم دے کر وہ یہ کہتا ہے:

ثَلَاثَةٌ فِيْ ظِلِّ الْعَرْشِ اِمْرَأَةٌ مَاتَ زَوْجُهَا وَهِيَ تَرَبّٰى يَتِيْمًا لَهٗ وَلَمْ

يَتَزَوَّجُ وَ مَنْ وَصَلَ الرَّحَمَ وَ مَنْ اَطْعَمَ الْمَسَاكِيْنَ وَ الْاُسَارٰى.

تینOوہا Í 8 جو عر الٰہی کے زیر سایہ ز گی Úکر 8۔

ا۔ وہ عورت ' کا شوہر مر جا $ اور اس کے یتیم بچے کی پرور اور تر کرے اور دوسری شادی نہ کرے۔

۲۔ جو Ñ صلۂرحم کرتا ہو þ رشتہ داروں سے حسن سلو o کرتا ہو۔

۳۔ وہ Ñ جو مسکینوں اور اسیروں کو کھانا کھلاتا ہو۔

اسی لئے د 1م سے غفلت نہ بر چاÓ ¬ خود بھی ایمان دار ، اور سماج کے افراد کو ; منMنے میں ہمیشہ کوشاں رہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ.

خادم العلم والدین

محمد اسماعیل رجبی

۱۴ر شوال ۱۴۰۲ھ

۵ر اگست ۱۹۸۲ء ÅÆ

اجتہاد و تقلید

اجتہاد

ایک مرد مسلمان جو دین کی ß دوں اور ا   ل کا معتقد ہونے کے õ اپنی عقل اور تشخص و تمیز کی قوت و استعداد کی M پر نص قرآن R اور ر   ل اسلامؐ کے قول و   (کتاب و L) کی رو   میں دین کے ð احکام معلوم کرے اور اس پر اہو۔ جو Ñ آیات قرآنی کو   بی سمجھنے اور اÝ دیث کے بارے میں ® و تدقیق کرنے کے õ ا ^ دین فرائض کو سمجھے اور انفرادی، ` ئلی اور اجتماعی ز گی کے بارے میں اسلام کے è رکردہ احکام و دستورات کو معلوم کرکے ایک مخصوص را $ اور 5 یئے کا qÝ ہو جا $ اسے مجتہد کہتے 8 ۔

شرائط اجتہاد

جیسا کہ خود لفظ اجتہاد و مجتہد سے مفہوم ذہن میں آتا ہے کہ مجتہد وہ Ñ ہے جو o خدا معلوم کرنے کے لئے قرآن کریم کے معانی و Æ لب اور اÝ دیث نبوی کے فہم و ادرا o کے لئے شد   جدوجہد اور K و کاو   کرے تا کہ اسی o پر خود

بھی کار » ہو اور اسی کو فتویٰ کی شکل میں پیش کرے۔ ایک شخص مجتہد کے لئے استعداد و صلاحیت کے علاوہ درج ذیل معار 2 و 1 م کی وافر معلومات و اطلا `ت کا ہونا لاز ہے۔

۱۔ کلام عرب کو ر پر سمجھ سکتا ہو اور اس کی باریکیوں اور نزاکتوں کا بھی علم رÔ ہو۔ اس کے لئے لغت عرب، ادب، 3 2 ، نحو، علم معانی و ½ن (فصاحت و بلاغت) پر دسترس رÔ ہو۔

۲۔ راویان اÝ دیث کی اطمینان کی حد معرفت رÔ ہو۔ ' کے لئے علم رجال کے بارے میں بھی اسے Gری اطلا ہونی چاÓ ۔

۳۔ حدیثوں کے مختلف درجات و طبقات ان کی درجہ » ی اور اور W کے معیار سے بھی واقفیت رÔ ہو ' کے لئے علم و روایت کا بھی `_ ہو ناچاÓ ۔

۴۔ فقہ کے ا ل و قواعد سے بھی واقفیت لاز ہے تا کہ ہر فرعی کو کسی بھی تسلیم شدہ ا پر منطبق کر سکے ' کے لئے ا ل فقہ کا بھی `_ ہو۔

۵۔ تفسیر اور تفہیم قرآن کریم کے بارے میں کافی اور شافی اطلا رکھنا ضروری ہے تا کہ کسی بھی مسلئے میں اس سے # آیات میں ارتخ و تطبیق کی صلاحیت رÔ ہو۔ اس کے لئے علم تفسیر کا بھی علم ضروری ہے۔

۶۔ ریاضیات (خصوصاً حساب اور ہئیت) تاریخ، جغرافیہ میں سے عمو باتوں کا علم رÔ ہو اور دÖ علم کا کم از کم اتنا علم ہو æ کی روز مرّہ کی ð اور اجتماعی

ز گی میں Ýجت رہتی ہے۔ تا کہ قبلہ شناسی، Ðاث کی تقسیم اور اقتصادی و طبیّ جیسے مسائل کے بارے میں ان سے فائدہ اٹھاسکے۔

ان شرائط کے علاوہ اچھی جھ کا مالک اور فہیم وزیر o بھی ہو، تا کہ ا ^ فرائض د کو è رہ مآخذ و مدار o کو معلوم کرکے اور دوسروں سے بھی ان فرائض کو½ان کرے۔

تقلید

جو شخص ا ^ د فرائض کو سمجھنے میں خود اجتہاد کی استعداد نہ رÔ ہو، اس کے لئے ایک مسلمان کی حیثیت سے ا ^ د فرائض سے واقفیت Ý کرنے اور اس پر کرنے کے لئے ا Í Ñ مجتہد کو منتخب کرے ' پر اسے اعتماد ہو اور اس سے ا ^ د فرائض اور تکالیف شرعیّہ کو دریافت کرے۔ اس کا یہی تقلید کہاجا $ گا۔

کسی مجتہد کے مسائل پر بعینہ و Í ہی ہے جیسے اپنی ذمّہ داری اس مجتہد کی Oدن میں ڈال دی ہو اور اسے اس بات کے لئے ماہر پا کر اس کی ذمّہ داری پر ا ^ د فرائض کو اËم دے کیوں کہ تقلید کے اصلی معنیٰ ذمّہ داری کے رشتہ کو کسی دوسرے کی Oدن میں ڈالنا اور اسے راہبر وراہنما تسلیم کرنا۔ کیوں کہ عقل انسان کو اس امر کا o دیتی ہے کہ کسی کام کے بارے میں ا Í شخص کی طر 2 رجو کرے جو اِس کام میں ماہر ہے۔ مثلاً: آپریشن کے سلسلہ میں کسی معمار تاجر سے رجو نہ کیا

جا $ گا۔ بعینہ یہی بات د واجبات و فرائض کی اËم دہی میں ہو گی کہ خود واجبات و فرائض سے لاعلم ہو تو ضروری ہے کہ ا Í شخص کی طر 2 رجو کرے جو علم و دانش، تقویٰ و پرہیز گاری اور بصیرت میں اعتماد کے لائق ہو۔ ' طرح کوئی شخص جب کسی معتمد اور باوثوق ڈاکٹر کی طر 2 رجو کرنے کے Õ اس کے نسخہ میں تصر 2 و تغیّر کا قطعاً کوئی حق نہیں رÔ اور اس پر واجب ہے کہ ڈاکٹر کے º پر کرے۔ یہی بات تقلید پر بھی دق آQ ہے۔ مقلّد کا فرض ہے کہ وہ مجتہد کے º پر کرے نہ یہ کہ Aرے دور کے J جاہل افراد چا 8 کہ وہ خود مجتہد کے فرائض کو ç و مشخص کرے۔ اس مقام پر ہم مرجع اعلی آیت اdا لعظمی آقائی السیدّ ابو القاسم الخوئی مد . ا- لی کی کتاب 00توضیح المسائل33 سے تقلید کے * میں چند مسلے نقل کر 8۔

ا: تقلید سے مراد یہ ہے کہ مجتہد کے فتوے کے ÅÆ کیا جا $

' مجتہد کی تقلید کی جا $ وہ مرد، بالغ، ` قل، شیعہ اثنا عشری، حلال زادہ، ز ہ اور ` دل ہو۔

` دل: وہ Ñ ہے جو ì م ان اÞل کو بجالا $ جو اس پر واجب 8 اور وہ ان ì م چیزوں سے پرہیز کرے جو اس کے لئے حرام 8۔

عدا کی پہچان یہ ہے کہ جب اہل محلّہ یا پڑوسیوں یا اس کے پاس اٹھنے بیٹھنے والوں سے اس کے # دریافت کیا جا $ تو وہ اس کی خوبی ½ان کر Y۔ وہ مسائل کہ æ سے ` م رپر واسطہ پڑتا ہے۔ اO چہ ان کے # مجملاً یہ معلوم ہو

اکہ ان میں مجتہدین کے فتوے ایک دوسرے سے مختلف 8 ۔ان میں اَعْلَم þ ا í مجتہد کی تقلید ضروری ہے جو احکام الٰہی کو ا ^ زمانے کے دوسرے مجتہدوں سے بہتر رپر سمجھنے کی صلاحیت رÔ ہو۔

۲: مجتہد اور `_ کی شناخت ان تین طرëں سے ہوQ ہے:

۱۔ یہ کہ خود ذاQ رپر اس بات کا یقین ہو کہ یہ مجتہد دوسروں سے زیادہ علم رÔ ہے۔ یہ اس وقت ہو سکتا ہے جب کہ انسان خود ی حد `_ ہو۔

۲۔ یہ کہ دو `_ و `دل æ میں مجتہد اعلم کو پہچا b کی صلاحیت ہو۔ کسی کے مجتہد یا `_ ہونے کی تصدیق کر Y بشر یہ کہ ا í ہی دو `_ و `دل ان کی ترد نہ کر ہوں۔ اور بظاہر کسی کا مجتہد اَعلَم ہونا ایک قابلِ اعتماد Ñ کے قول سے بھی ثابت ہو جاتا ہے۔

۳۔ یہ کہ متعدد علماء جو مجتہد وا َعلَم کو پہچا b کی صلاحیت ر 4 ہوں کسی کے مجتہد یا اعلم ہونے کی تصدیق کر Y اور ان کی تصدیق کر Y اور ان کی تصدیق سے دل é ہو جا $ ۔

۳: کسی مجتہد کا فتویٰ Ý کرنے کے چار طر ñ 8 :

۱۔ خود مجتہد سے (اس کا فتویٰ) سننا۔

۲۔ دو `دل شخصوں سے سننا جو مجتہد کا فتویٰ ½ن کر Y ۔

۳۔ ا í Ñ سے سننا ' کی بات پر اطمینان ہو۔

۴۔ اس مجتہد کے مسائل کی کتاب میں اس کا فتویٰ دیکھنا جب کہ اس کتاب کی

صحت کا یقین ہو۔

۴: جب یہ یقین نہ ہو کہ مجتہد نے ا ´ فتویٰ بدل دیا ہے اس فتویٰ پر کر تا رہے جو اس کی کتاب میں درج ہے۔ اور اO فتویٰ بدل جانے کا احتمال ہو تب بھی چھان بین کرنا ضروری نہیں۔

۵: کوئی Ñ ' مجتہد کی تقلید کرتا اO وہ مر جا $ تو اس کے جو فتوے مقلد کی 5 میں 8 اور وہ انھیں بھولا نہیں ہے۔ ان مسائل میں مجتہد مردہ کی تقلید پر برقرار رہ سکتا ہے۔ اO مردہ مجتہد کا فتویٰ معلوم نہ ہو یا بھول گیا ہو تو ز ہ مجتہد کی تقلید کرنا ضروری ہے۔

۶: اO کسی میں کسی مجتہد کا فتویٰ یاد ہو اور اس کے مرنے کے õ اسی مسئلے میں ز ہ مجتہد کی تقلید کرلے تو اب دوبارہ مجتہد مردہ کے فتوے پر کرنا درست نہیں۔

۷: ا اَ مسائل æ کی اکثر ضرورت پڑQ رہتی ہے، اُن کو یاد کرلینا واجب ہے۔

۸: اO کوئی Ñ ایک مدت بغیر تقلید کے اÞل بجالاتا رہے، پھر کسی مجتہد کی تقلید کرلے۔ ایسی رت میں اO یہ مجتہد اس کے (پہلے کے) اÞل درست ہونے کا º | $ تو وہ اÞل ہوں گے ورنہ باطل ہوں گے۔

(اٗ م شد)

بسم dاالرحمٰن الرحیم

برادران وخواہران ایمانی

سلام علیکم

یہ دور جہاں علم و نور کا دور ہے وہاں دین و مذہب کا بھی دور ہے ' تیزی سے اس وقت لوگ خاص کر جوان اور نوجوان مذہب کی طر 2 آرہے 8 اور مذہب کے بارے میں معلومات Ý کرناچا 8 اس سے پہلے یہ احساسات نہیں ملتے۔

دوسری طر 2 اس د] نے انسان کو اتنا زیادہ مصرو 2 کردیا ہے اور وقت کو اتنا ¨ کردیا ہے کہ مذہبی تعلیمات کا ی ی کتابیں نہیں پڑھ سکتا۔

اس ضرورت کا احساس کر ہو $ االالزہراء پبلشنگ کمپنی 33 نے یہ طے کیا ہے کہ > Ýضر کے اہم ; ` ت پر اسلا تعلیمات ¨ مگر جامع رت میں اور مناسب قیمت میں شا کی جائیں۔ اس * کی ( ) ی آ آ کے ہاتھوں میں ہے۔

اB کہ یہ ¨ کتاب ا ^ ; میں O انقدر معلومات پیش کرے گی۔

اO آ آ الزہراء پبلشنگ کمپنی کی دوسری مطبو` ت سے استفادہ کرنا چا 8 تو یہ فارم w کر Aرے پاس روانہ کر د Y تاکہ آئندہ مطبو` ت کے بارے میں آ آ کو اطلا دی جاسکے۔

اB ہے کہ ا ^ نیک مشوروں سے ہمیں p وم نہیں رکھیں گے۔ (والسّلام)

الزہراء پبلشنگ کمپنی، G F E ۳۴۷ا، H نمبر ۳

نام.. عمر.................

تعلیم................................زبان: □اردو □ہندی □انگرÙی□ گجراQ

پتہ...

....

....¼کوڈ..

; بائیل نمبر: .... فون نمبر:..

ای میل:...

Mailing Address:

To,
Az-Zahra,
P.O. Box 3471, Mumbai – 400 003.
Email: info@azzahra.in
Website: www.azzahra.in